Regd S No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

الصلح

ہفتہ ۲۹ شوال ۱۳۷۲ھ

فی پرچہ ۲/

ایڈیٹر۔ عبدالقادر بی۔ اے

جلد ٦ | ۱۱ ماہ وفا ۱۳۳۲ ہش - ۱۱ جولائی ۱۹۵۳ء | نمبر ۸۷

اگر ایران نے برطانیہ کے ساتھ سمجھوتہ نہ کیا تو اس کی اقتصادی امداد بند کر دی جائیگی

وزیر اعظم ایران ڈاکٹر مصدق کے نام صدر آئزن ہاور کا پیغام

واشنگٹن ۱۰ جولائی۔ امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے وزیر اعظم ایران ڈاکٹر محمد مصدق کو ایک خط بھیجا ہے۔

جس میں کہا گیا ہے کہ اگر ایران نے برطانیہ کے ساتھ تیل کے تنازعہ میں کوئی موثر کارروائی نہ کی۔ تو امریکہ اور ایران کو مزید اقتصادی امداد دینا بند کر دے گا۔ اور اس سے تیل بھی نہیں خریدے گا۔ مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ اگر براہ راست گفت و شنید سے کوئی تصفیہ نہ ہو سکے۔ تو ایران اس معاملہ کو غیر جانبدار بین الاقوامی عدالت میں پیش کر دے۔ صدر آئزن ہاور نے یہ مراسلہ دس دن پہلے ڈاکٹر مصدق کو ارسال کیا تھا۔ اسے کل وائٹ ہاؤس سے شائع کیا گیا۔

آئزن ہاور نے لکھا ہے کہ امریکہ ایران کے بہترین مفاد کے پیش نظر اسے یہ مشورہ نہیں دے رہا۔ بلکہ موجودہ صورت حال کو دیکھتے ہوئے امریکہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر ایران نے برطانیہ سے سمجھوتہ نہ کیا۔ تو نہ صرف اس کی مزید اقتصادی امداد بند کر دی جائے گی۔ بلکہ امریکہ اس سے تیل بھی نہیں خریدے گا۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ناصر آباد ۸ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو سر درد اور حرارت کم ہے لیکن گلے اور کان پر نزلہ کے گرنے کی تکلیف بدستور ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا جاری رکھیں۔

سوویٹ روس کے وزیر داخلہ مسٹر بیریا کو برطرف کر دیا گیا

ماسکو ۱۰ جولائی۔ ماسکو ریڈیو نے خبر دی ہے کہ سوویٹ روس کے وزیر داخلہ اور مرکزی مجلس وزراء کے سینئر ڈپٹی چیئرمین مسٹر بیریا کو سوویٹ یونین اور اس کے باشندوں سے دشمنی کی بناء پر سوویٹ کمیونسٹ پارٹی سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ ان کی برطرفی کے متعلق پچھلے دنوں کمیونسٹ پارٹی کے جلسہ میں فیصلہ کر لیا گیا تھا۔ مسٹر بیریا شہرۂ آفاق انقلاب روس کے دوران میں لینن اور سٹالن کے دست راست تھے۔ اور ان کا شمار سٹالن کے بہت قریبی ساتھیوں میں ہوتا تھا۔ ان کا نام سوویٹ کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی فہرست میں وزیر اعظم مالنکوف کے بعد تھا۔

امریکہ کو اصولی طور پر روس اور مغربی طاقتوں کے درمیان چار طاقتی کانفرنس کے انعقاد کی تجویز منظور کر لینی چاہیئے (لارڈ سالسبری)

واشنگٹن ۱۰ جولائی۔ برطانیہ کے قائم مقام وزیر خارجہ لارڈ سالسبری نے کہا ہے کہ امریکہ کو اصولی طور پر روس اور مغربی لیڈروں کے درمیان ایک چار طاقتی کانفرنس کے انعقاد کے لئے مسٹر ونسٹن چرچل کی تجویز منظور کر لینی چاہیئے۔ وزراء خارجہ کی کانفرنس میں شرکت کے لئے لارڈ سالسبری واشنگٹن جانے کے لئے کل نیویارک پہنچے تھے۔ انہوں نے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ مناسب موقعہ آنے پر چار طاقتوں کی کانفرنس بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا یہ بات چیت جلد یا بدیر منعقد کرنی ہی پڑے گی۔ لارڈ سالسبری نے واشنگٹن میں تین طاقتوں کے وزراء خارجہ کی کانفرنس کے متعلق کہا کہ یہ بات چیت "عبوری نوعیت" کی ہوگی۔ اور یہ اس لئے منعقد کی گئی ہے۔ کہ بین الاقوامی میدان میں جو واقعات پیش آ چکے ہیں۔ ان کا جائزہ لیا جائے۔ اور اگر باہمی اختلافات ہوں۔ تو انہیں دور کرنے کا موقعہ مل جائے۔ ان مسائل کا ذکر کرتے ہوئے جن کے متعلق اس کانفرنس میں بحث کی جائے گی۔ لارڈ سالسبری نے کہا مجھے توقع ہے۔ کہ کانفرنس میں سوویٹ یونین کے متعلق مغربی طاقتوں کی پالیسی بھی زیر بحث آئے گی۔ انہوں نے کہا۔ مجھے امید ہے کہ ہم ان یادداشتوں پر غور کریں گے۔ جو سوویٹ یونین نے مختلف اوقات میں ہمیں بھیجی ہیں۔ جرمنی کا معاملہ بھی جس کے بارہ میں برطانیہ کی پالیسی واضح اور کھلی ہے۔ غالباً زیر بحث آئے گا۔ گذشتہ ستمبر میں جرمنی کے دوبارہ اتحاد کے لئے جو تجاویز پیش کی گئی تھیں۔ ان پر بھی غور کیا جائے گا۔ اور امید ہے کہ وزراء خارجہ جرمنی کے متعلق ان تجاویز پر دوبارہ صاد کر دیں گے۔ اس کے علاوہ چین۔ کوریا۔ مشرق وسطیٰ کا دفاع یورپ کی دوبارہ تنظیم اور شمالی اوقیانوس کے دفاعی معاہدہ کو اور مضبوط بنانے کے مسائل بھی وزراء خارجہ کی کانفرنس میں پیش ہونگے۔

فرانس کے وزیر خارجہ موسیو بڈولٹ نے جو کانفرنس میں شرکت کے لئے واشنگٹن جاتے ہوئے نیویارک سے گذر رہے تھے۔ ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ کانفرنس میں ہند چینی کے سوال پر بھی غور کیا جائیگا۔

ڈلس نے کانگرس کو کانفرنس کے مسائل سے آگاہ کیا

واشنگٹن ۱۰ جولائی۔ کل امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے کانگرس کے ممبروں کو خفیہ طور پر ان مسائل سے آگاہ کیا۔ جن پر امریکہ برطانیہ اور فرانس کے وزراء خارجہ کی کانفرنس میں گفتگو ہوگی۔

کراچی ۱۰ جولائی۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی مشرقی پاکستان کا پانچ روزہ دورہ کرنے کے لئے آج صبح ڈھاکہ روانہ ہو گئے ہیں۔

کانگرس کو غیر ملکی امداد میں کمی نہیں کرنی چاہیئے (ڈلس)

واشنگٹن ۱۰ جولائی۔ امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے کہا ہے۔ کہ کانگرس سے غیر ملکی امداد کے پروگرام کے لئے۔ جو رقمیں مانگی گئی ہیں۔ ان میں کمی نہیں کرنی چاہیئے۔ باہمی تحفظ کے ادارہ کے ڈائرکٹر مسٹر ہیرلڈ سٹیسن نے بھی اسی قسم کی رائے ظاہر کی ہے۔ مسٹر ڈلس نے سینیٹ کی تصرف کمیٹی کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ۵۴-۱۹۵۳ء کے لئے غیر ملکی امداد کے پروگرام کے سلسلہ میں ۵ ارب چالیس کروڑ کی امداد مانگی گئی تھی۔ لیکن کانگرس نے اسے گھٹا کر ۵ ارب ڈالر کر دیا ہے۔ حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ تقریر کرتے ہوئے مسٹر ڈلس نے کہا۔ کہ ہندوستان اور پاکستان ترقی کے راستہ پر برابر گامزن ہیں۔ اس لئے امریکہ کو چاہیئے۔ کہ ان کی مدد کرے۔ دونوں ملکوں کی مجموعی آبادی چین کے برابر ہے۔ اور ان دونوں کے مشترکہ مسائل میں زراعت کو خاص طور پر اہمیت حاصل ہے۔ یہ دونوں اپنے محدود وسائل کے باوجود اقتصادی پروگرام پر عملدرآمد کر رہے ہیں۔ اس لئے امریکہ کو ان کی امداد میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھنی چاہیئے۔ امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے سینیٹ کی تصرف کمیٹی کے سامنے تقریر

(باقی کالم ۱۱ کے نیچے)

۴۳ ہزار ٹن ایرانی تیل ہمیں واپس کیا جائے

اینگلو ایرانین آئل کمپنی کی ٹوکیو کی عدالت سے درخواست

ٹوکیو ۱۰ جولائی۔ اینگلو ایرانین آئل کمپنی نے ٹوکیو کی ضلع عدالت میں درخواست دی ہے۔ کہ اسے وہ ۴۳ ہزار ٹن تیل واپس کیا جائے۔ جو جاپان کی ایک تیل کمپنی نے ایران سے درآمد کیا ہے۔ کمپنی نے دعوےٰ کیا ہے کہ یہ تیل مال مسروقہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

پاک ہند ثقافتی انجمن کا قیام

کراچی ۱۰ جولائی: پاکستان اور ہندوستان دونوں ملکوں کے درمیان خیر سگالی کے جذبات کو ترقی دینے کے لئے کراچی میں پاک ہند ثقافتی انجمن قائم کی گئی ہے۔ مسٹر غیاث الدین پٹھان اس انجمن کے صدر مقرر کئے گئے۔

…کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ کہ عرب ملکوں کی فوجی امداد کے لئے ۱۲ کروڑ ڈالر کی رقم تھوڑی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ امریکی سالمیت کے لئے مشرق وسطیٰ کے امدادی پروگرام میں جو رقم مخصوص کی گئی ہے۔ وہ کم ہے۔ ادھر برطانوی دفتر خارجہ نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ برطانیہ نے مصر کو فوجی امداد دینے کے متعلق امریکہ سے احتجاج کیا ہے۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر الصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۱ جولائی ۵۳ء

مہاجرین

لوکل معاصر روزنامہ جنگ کے سٹاف رپورٹر کی اطلاع کے مطابق سندھ کراچی رفیوجی بورڈ کا ایک وفد کل شام مسٹر محمد علی وزیراعظم پاکستان سے ملا۔ اور ان کی خدمت میں ایک میمورنڈم پیش کیا۔ جس میں درخواست کی گئی ہے کہ

(۱) مہاجرین کو حکومت میں نمائندگی دی جائے۔

(۲) ایک تحقیقاتی کمیٹی بنائی جائے جو غلط الاٹمنٹوں کی تحقیقات کرے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ وزیراعظم سے وفد کی ملاقات پون گھنٹہ تک جاری رہی جس میں ملازمتوں میں قابلیت کے معیار پر بھرتی، پارلیمنٹ اور وزارتوں میں مہاجروں کی نمائندگی اور کھوکھراپار میں مہاجروں کو سہولتیں دینے کے سوال پر بحث ہوئی۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ جن مسلمانوں کو اپنا وطن مالوف چھوڑ کر پاکستان میں مجبوراً آنا پڑا۔ ان کے آنے پر مقامی مسلمانوں کو ان کی ضرور مدد کرنی چاہیئے۔ اور حکومت کا بھی فرض ہے کہ ان کے لئے ہر قسم کی سہولتیں مہیا کرے۔ ان کے لئے رہائش اور کاروبار کا حتی الامکان انتظام کرے۔

یہ نہ صرف انسانی ہمدردی کی بناء پر مستحسن ہے۔ بلکہ اسلام اور اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تقاضا بھی یہی ہے۔ مدینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کا بھائی چارا قائم کرکے ایک نہایت اعلےٰ نمونہ ہمارے سامنے رکھا ہے۔ ہمیں اس نمونہ کی پیروی کرنی واجب ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مہاجر اور انصار دو متحارب گروہوں میں تقسیم ہو جائیں۔ اور ان میں سے ہر ایک زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔

جو مقامی لوگ ناجائز طور پر متروکہ جائدادوں پر قابض ہیں یا جن مہاجرین نے ناجائز الاٹمنٹیں کرائی ہوئی ہیں حکومت کا بھی فرض نہیں کہ انہیں نکال کر ان مہاجرین کو دے، جن کے پاس رہائش کے لئے کوئی مکان نہیں۔ بلکہ مقامی لوگوں کا میاب مہاجرین کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ اپنے مہاجر بھائیوں کو ہر طرح سے سہولت بہم پہونچائیں۔ اور ناجائز قبضے خود بخود اٹھالیں۔ ایسی باتوں کے لئے مہاجرین کا بورڈ جو بھی شکایت کرے۔ اور حالات کو درست کرنے کے لئے جو بھی مطالبات کرے۔ کسی کے نزدیک غلط نہیں ہوسکتے۔ اور حکومت کا فرض ہے کہ ایسی شکایات کا حتی الامکان جلد سے جلد تدارک کرے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ پاکستان میں ہجرت کی بناء پر دو باہم متحارب گروہ بن جائیں۔ اور جو کام نیکی اور ہمدردی کے جذبات پر مبنی ہونا چاہیئے وہ ملک میں تفریق و تشتت کا باعث بن جائے۔

مہاجرین بے شک بڑی بڑی تکلیفیں اور نقصانات اٹھاکر یہاں پہونچے ہیں۔ اس میں کسی کو کلام نہیں اور نہ کسی مقامی مسلمان کو اس پر اعتراض ہوسکتا ہے۔ کہ انہیں سہولتیں دی گئی ہیں مگر یہاں ہم مہاجرین کی خدمت میں یہ ضرور عرض کریں گے کہ انہیں بھی چاہیئے کہ محض حکومت یا مقامی لوگوں کی شکایات کے بھروسہ پر نہ پڑے رہیں۔ بلکہ جہاں تک ہوسکے مہاجرین کے نام پر سہولتیں حاصل کرنے کے لئے پاکستان کو اب اپنا ویسا ہی وطن مالوف سمجھیں جیسا کہ ان کا وہ وطن تھا۔ جس کو انہیں مجبوراً چھوڑنا پڑا۔

بے شک انصار مدینہ میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے رسولؐ اللہ کے ایک اشارے پر اپنی نصف جائداد اپنے مہاجر بھائی کو پیش کردی تھی۔ یہ ان کا کمال حوصلہ تھا اور تاریخ عالم میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ مگر دوسری طرف مہاجرین بھی وہ تھے کہ انہوں نے دین کی خاطر اپنا سب کچھ نثار کردیا تھا۔ اس کے باوجود انہوں نے بھی انصار سے کم حوصلہ مندی نہیں دکھائی۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کا واقعہ تو سب کو یاد ہے کہ آپ نے اپنے انصار بھائی سے نصف جائداد لینے پر خود اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کو ترجیح دی۔

غور فرمایئے آپ کا انصار بھائی بصد مسرت اپنی نصف جائداد آپ کو پیش کر رہا ہے مگر آپ فرماتے ہیں بھائی پہلے مجھے ذرا بازار کا راستہ بتادیجئے۔ چنانچہ راستہ بتادیا گیا آپ نے بازار میں پہنچ کر خرید و فروخت سے اتنا مال بنالیا کہ آپ کو اپنے بھائی سے ایک درہم لینے کی بھی ضرورت نہ رہی۔ سو اگر مقامی لوگ انصار کے نمونہ پر ایک فیصدی بھی عمل کرتے۔ اور مہاجرین حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے ایک پاسنگ بھی سبق سیکھتے۔ تو آج ۵۔۶ سال میں جب سے کہ پاکستان معرض وجود میں آیا ہے مہاجرین کا کوئی مسئلہ ہی باقی نہ ہوتا۔ بلکہ آج سے بہت مدت پہلے نسیاً منسیاً ہوچکا ہوتا۔

ایک بات جو وفد نے مہاجرین کی جداگانہ نمائندگی کے لئے کہی ہے سخت غیر جمہوری ہی نہیں بلکہ غیر اسلامی بھی ہے۔ اور ملک میں جہاں پہلے مذہبی فرقہ پرستی۔ صوبائی اور لسانی ایسے لاینحل مسائل پڑے ہیں۔ ان میں خواہ مخواہ ایک اور ایسے مسئلہ کا اضافہ کرنا محب الوطن لیڈرشپ کا کام نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیں امید ہے کہ ارکان بورڈ کوئی ایسی بات نہیں کریں گے جس سے پاکستان کی اندرونی مشکلات میں اضافہ ہو۔ اور وہ اپنی جدوجہد کو ان حدود تک محدود رکھیں گے جہاں ملک و قوم کو کسی طرح کا نقصان ہوئے بغیر ایسے مہاجرین کی بہبودی اور آبادی کے لئے اپنی پوری کوشش صرف کردیں۔ جن کو باوجود محنت و مشقت کے ابھی اطمینان سے کہیں بیٹھنا نصیب نہیں ہوا۔ اور وہ اس بات کو بھی فراموش نہیں کریں گے۔ کہ ملک میں صرف ایسے مہاجرین ہی ہماری اسلامی ہمدردیوں کے محتاج نہیں۔ بلکہ بہت سے مقامی نادار اور مفلس اور فلاکت زدہ لوگ ہیں جن کی مدد کرنا نہ صرف ہر صاحب استطاعت و مقدرت مسلمان کا فرض ہے۔ بلکہ ملک و قوم کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کہ انہیں اور مصیبت زدہ مہاجرین سب کو پست حالتوں سے نکال کر معاشی اور معاشرتی بلند سطح پر لایا جائے اور وہ ملک پر بار نہیں بلکہ اس کا سہارا بن جائیں۔

تعلیم بالغاں

پرسوں انہی کالموں میں ہم نے تعلیمی کمی کو دور کرنے کے لئے پبلک مدارس قائم کرنے کی تجویز پر تائیداً کچھ عرض کیا تھا۔ ہماری گزارش کا نقطۂ مرکزی یہ تھا کہ بالخصوص تعلیم جیسے مسئلہ کو جب تک حکومت سے زیادہ خود ملک کے لوگ اور اہل ثروت احباب مل کر حل کرنے کی کوشش نہ کریں گے۔ اس وقت تک مکمل شکل میں اس کا حل ہونا مشکل ہے۔ اور اس غرض کے لئے ضروری ہے کہ افراد اپنے انتظامات کے ماتحت جہاں جہاں ممکن ہو ایسے مدارس قائم کریں۔ تا قوم کے بچوں کی بڑھتی ہوئی تعداد ان میں داخل ہوکر کفایت کی حد تک تعلیم حاصل کرسکے۔

آج اسی ضمن میں ہم بچوں کی تعلیم سے ہٹ کر نوجوانوں اور بالغ ناخواندگان کی تعلیم کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ مذکورہ مدارس اگر جاری کئے بھی جائیں۔ تو کم از کم یہ طبقہ اپنی عمر اور کاروباری مصروفیت یا بعض دیگر وجوہ کی بناء پر ان سے باقاعدہ استفادہ نہیں کرسکتا۔ اور نہ ہی فی الحال یہ ممکن نظر آتا ہے۔ کہ چھوٹے بچوں کی تعلیم کو نظر انداز کئے بغیر ایسے نوجوانوں کے لئے بھی ایسے ہی مدارس کھولے جائیں۔ گو کچھ عرصہ حکومت نے "تعلیم بالغاں" کی مہم شروع کی تھی۔ اور بعض جگہوں پر نائٹ کلاسز وغیرہ بھی جاری کی گئی تھیں۔ لیکن پھر بھی اس طبقہ کی اکثریت اور بالخصوص دیہات کے رہنے والے لوگ باقاعدگی سے اس میں شمولیت اختیار نہیں کرسکتے۔ جس سے یہ ادارے بھی اپنے مقصد میں ناکام رہتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی حالت میں بھی کوئی اصلاح نظر نہیں آتی۔ جن کے لئے یہ انتظام کیا گیا تھا۔

اس کا بہترین حل ہمارے نزدیک ان لوگوں کے ذریعہ ہوسکتا ہے۔ جنہیں اللہ تعالےٰ نے زیور تعلیم سے آراستہ فرمایا ہے۔ اور علم کی بیش بہا دولت سے نوازا ہے۔ وہ اگر مما رزقناھم ینفقون کے ماتحت ہمت کریں۔ اور اپنے ماحول کے کسی ناخواندہ کو ابتدائی تعلیم دینا شروع کردیں۔ تو یقیناً تین چار ماہ میں ہی ملک کے افراد کی ایک بہت بڑی تعداد ابتدائی ضروری تعلیم سے واقف ہو جائے۔ اور معمولی لکھنا پڑھنا سیکھ جائے۔ اور اگر یہ کام باقاعدہ منظم طریق پر شروع کیا جائے۔ اور بالخصوص سماجی جماعتیں اسے اپنے ہاتھوں میں لیں۔ تو اس کے نتائج بہت ہی بہتر نکل سکتے ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ کالم اول کے نیچے)

جماعت احمدیہ کا مسلک اور فرض

(۱۹)

جماعت احمدیہ کے عقائد پر مخالفین خواہ کس قدر معترض ہوں۔ ان کے دل گواہی دیتے ہیں کہ آج یہی ایک جماعت علم اسلام کو بلند کرنے والی ہے۔ اور وہ باوجود مخالفت کے یہ توقع رکھتے ہیں کہ جماعت میں سے کمزور سے کمزور فرد کا عمل بھی اسلام کی تعلیم کے مطابق ہو۔ جہاں اللہ تعالیٰ کا جماعت پر یہ فضل عظیم اور احسان ہے کہ اس نے جماعت کو دین کے معاملہ میں بصیرت کے مقام پر کھڑا کیا ہے۔ اور اپنے زندہ نشانوں کے ساتھ جماعت کے ایمان کو تازہ کرتا رہتا ہے۔ اور اسے عمل صالح کی توفیق بخشتا چلا جاتا ہے۔ وہاں اس نے اپنی حکمت کے ماتحت جماعت کو ہوشیار اور چوکس رکھنے کے لئے یہ انتظام بھی فرما دیا ہے۔ کہ جماعت کے مخالفین بھی جماعت کی نگرانی اور اس کا محاسبہ کرتے رہیں۔ اور جہاں کہیں خامی یا کمزوری دیکھیں یا اپنے زعم میں فرض کر لیں فوراً جماعت کو متنبہ کر دیں خواہ شماتت کے رنگ میں ہی کیوں نہ ہو۔ دراصل یہ مخالفین کی طرف سے شہادت بھی ہے۔ کہ وہ جماعت سے عمل صالح ہی کی توقع رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتباہ بھی کہ جماعت کے وہ افراد جو کسی وقت بشری کمزوری کے ماتحت جادۂ تقوےٰ سے ادھر ادھر قدم رکھنے کی طرف مائل بھی ہوں۔ وہ مخالف کے دیدۂ بے خواب کی پیہم نکتہ چینی کے احساس سے فوراً اپنے قدم کو استوار کر لیں اور مخالف کو شماتت کا موقعہ بہم نہ پہنچائیں درحقیقت یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل ہی کا ایک پہلو ہے اس کی غیرت پسند نہیں کرتی۔ کہ اس کے ساتھ تعلق کا دعوےٰ کرنے والا اور اس کے نازل کردہ نور کی طرف منسوب ہونے والا کسی وقتی کمزوری یا غفلت کی وجہ سے لغزش میں پڑے یا اس کا قدم ثابت ہونے کے بعد پھسل جائے۔ اسی لئے وہ مخالف سے بھی یہ کام لے لیتا ہے۔ کہ مخالف اور معاند اپنے عناد اور بغض کی اکساہٹ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں کی پڑتال اور چوکیداری میں لگا رہے۔ اور جہاں کہیں ان میں سے کسی کو سست یا غافل پائے۔ اسے ہوشیار اور بیدار کر دے۔ اور بعض دفعہ خود مومن کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے نفس کی دنیا رغبتی کے مقابلہ میں نرمی کی طرف مائل ہونے کو ہوتا ہے۔ کہ مخالف کی شماتت اس کے لئے عبرت اور تازیانہ کا کام دے جاتی ہے۔

بے شک اس طریق سے بھی جو اصلاح ہو اسے اللہ تعالیٰ کا فضل ہی شمار کرنا چاہیئے۔ لیکن ہمارا یہ منصب نہیں کہ ہم خود مخالف کے لئے نکتہ چینی اور شماتت کے مواقع بہم پہونچائیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو خود ہر ساعت چوکس اور ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اور نمونہ اور نصیحت کے ذریعہ اپنے بھائیوں کو ہوشیار کرتے رہنا چاہیئے مخالف کی نیت تو اس نکتہ چینی اور عیب گیری سے ہماری اصلاح نہیں ہوتی۔ وہ تو محض شماتت کے مواقع تلاش کرتا ہے۔ اور جب اسے کوئی ایسا بہانہ ہاتھ آجائے۔ یا وہ خود ایسا بہانہ تراش لے۔ تو وہ اسے سلسلہ سے بُعد اور نفرت پیدا کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم خود اپنے اعمال اور نفوس کے محاسبہ میں لگے رہیں۔ اور کمزور بھائیوں کی ہمت بڑھاتے رہیں۔ اور انہیں ڈھارس دیتے رہیں۔ تاکہ وہ جرأت حوصلہ اور استقلال کے ساتھ ابتلاؤں۔ آزمائشوں کمزوریوں اور غفلتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے کامیابی اور کامرانی کے ساتھ ان مراحل سے گذر جائیں وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہی اس امر کی شاہد ہے کہ اخلاق اور روحانیت کے بارہ میں دنیا کی حالت ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس کی ہو چکی تھی۔ ابھی اصلاح کی طرف عام توجہ بھی نہ ہونے پائی تھی کہ ملک کی تقسیم کے ساتھ ہی جو المناک واقعات پیش آئے۔ اور بعض حصوں میں اور بعض طبقات کی طرف سے جس وحشت اور درندگی کا مظاہرہ ہوا اور جو بداخلاقی ظلم اور سفاکی روا رکھے گئے انہوں نے اخلاق کی بنیادوں کو پھر سے کھوکھلا کر دیا۔ نیکی۔ احسان۔ مروت۔ مودت۔ یگانگت۔ رفق۔ تعاون۔ دیانت۔ ایفائے عہد۔ رواداری خیر خواہی اور خدا ترسی کی جگہ طمع۔ حرص۔ لالچ۔ فریب۔ بدعہدی۔ بددیانتی غداری۔ جھوٹ اور اشتعال نے لے لی۔ اور اس برصغیر میں انسانیت کا مستقبل پھر تاریک اور بھیانک نظر آنے لگا۔ پھر وہی حالت ہو گئی۔ کہ احیائے اخلاق نے گویا کبریت معدوم کا درجہ پا لیا۔ اسی لئے پھر سنت مصطفوی کے تازہ اور نمایاں کرنے کی ضرورت ہے اور یہ فرض آخرین منھم پر ہی عائد ہوتا ہے۔ اس وقت جہاں تک عامۃ الناس کا تعلق ہے۔ اخلاق کا سارا میدان ہی خالی اور سونا پڑا ہوا نظر آتا ہے۔ لیکن اشد ترین ضرورت یہ ہے کہ سچ۔ دیانت۔ ایفائے عہد اور ہمدردی خلق کو سب سے پہلے تازہ اور مضبوط کیا جائے۔

جماعت احمدیہ عملی میدان میں جو سب سے بڑی خدمت اسلام اور بنی نوع انسان کی اس مرحلہ پر کر سکتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہر احمدی مرد اور عورت چھوٹا اور بڑا ان چار خوبیوں کو ایسے محکم طور پر اپنے کردار کا جزو بنا لے۔ کہ یہ اخلاق اور احمدی ہمنام اور ہم معنے شمار کئے جائیں۔ میدان اعمال میں یہ سب سے بڑا جہاد ہے۔ جو جماعت کو درپیش ہے۔ اور ہر چھوٹے بڑے احمدی کو اس جہاد کے میدان کارزار میں دیوانہ وار کود پڑنا چاہیئے۔ ہمیں جلد سے جلد یہ امتیاز پیدا کرنا چاہیئے کہ احمدیت کا اشد ترین معاند بھی یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو کہ احمدی اپنی جائداد کھو دے گا۔ اپنے حقوق سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ ظلم کا شکار بنا رہے گا۔ پیٹ پر پتھر باندھ لے گا۔ بیوی بچوں کی بھوک برداشت کر لے گا۔ برادری۔ دوستی۔ اور رشتہ داری کے تقاضوں کو ایک طرف چھوڑ دے گا۔ لیکن جھوٹ نہیں کہے گا۔ اور کسی مجلس کسی عدالت۔ کسی دربار میں سچ بولنے سے گریز نہیں کرے گا۔ دیانت کے ہر تقاضے کو اس کی آخری حد تک پورا کریگا بدعہدی نہیں کرے گا۔ ہر عہد کو اپنی جان کے ساتھ نباہے گا اور ہمدردی خلق کو ایمان کے برابر عزیز جانیگا۔

یاد رکھو یہ زمانہ ہر لحاظ سے نہائت نازک ہے۔ ہم نہیں جانتے۔ اور وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ امن عالم ایک ہفتہ بھر بھی قائم رکھا جاسکے گا یا نہیں بنی نوع انسان اپنے ہاتھوں کے کئے کی پاداش میں ایک خوفناک آتش فشاں پہاڑ کی چوٹی پر بسیرا کئے ہوئے ہے۔ اس آتش فشاں پہاڑ کو پھٹنے سے روکی صرف اور صرف رحمت الٰہی ہی کے لئے ممکن ہے۔ ورنہ بظاہر تو لاوا اُچھل رہا ابل رہا اور پھٹ کر بہہ پڑنے کے لئے بے تاب ہو رہا ہے۔ بس وہی حالت ہے ع

" وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے "

اور جب یہ سیلاب بہہ پڑا تو کوئی کشتی اور کوئی حیلہ کام نہیں آئے گا۔ سوائے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے۔ اس وقت نہ مال فائدہ دے گا نہ جائداد نہ تجارت نہ کارخانے نہ عہدے نہ اولاد۔ نہ خاندان نہ جتھہ۔ نہ قوم۔ ہاں توبہ عاجزی۔ انکساری خدمت خلق اور دیگر اعمال صالح اللہ تعالیٰ کی رحمت کے جاذب ہو کر اس آگ کو ٹھنڈا کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ سو اے عزیزو اس گھڑی کے آنے سے پہلے اپنے قوے۔ اپنی استعدادیں۔ اپنے مال۔ اپنی جائدادیں۔ اپنے دماغ اور فکر اپنے علوم اور فلسفہ تقوےٰ اللہ کے حصول اور خدمت خلق میں صرف کر لو تا اپنے لئے اور اپنے بھائیوں کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے موجب رحمت الٰہی بن سکو آمین (باقی)

اسرارِ فطرت اور انسانی عقل کی درماندگی

کائناتِ عالم اپنے اندر علوم و اسرار کا ایک غیر محدود خزانہ لئے ہوئے ہے۔ قدرت کے ان اسرار و رموز کے عقدے حل کرنے کے لئے انسانی عقل نے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے۔ لیکن سائنسدان ارضی و سماوی کا یہ قلعہ۔ علم اور سائنس کی اس قدر ترقی اور مفکرین و مبصرین کی انتہائی کوششوں کے باوجود ابھی تک سر نہیں ہو سکا۔ یہ ایک سربستہ راز ہے۔ اور رہے گا۔ یہ ایک ایسا عقدہ ہے۔ جسے انسانی ناخنِ تدبیر نہ پہلے کھول سکا۔ اور نہ آج کھول سکتا ہے۔ اور نہ کبھی کھول سکے گا۔ انسان ایک وقت میں ہزار کد و کاوش اور لاکھ تحقیق و تفحص کے بعد ایک نظریہ قائم کرتے ہیں۔ انہیں اپنے اس نظریہ کی صحت پر اس قدر یقین ہوتا ہے۔ کہ شاید اتنا یقین اپنی ہستی پر بھی نہ ہو۔ لیکن اس کے بعد دریائے علم و فکر کا ایک اور غواص اٹھتا ہے۔ وہ اول الذکر فلسفی کے نظریہ کو اپنی نئی تحقیق کی بناء پر پانی کے اس بلبلہ کی طرح پھوڑ ڈالتا ہے۔ جس کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہوتی۔ اور جس کی ساری زندگی ہوا کے ایک نہایت ہی ہلکے جھونکے کے رحم پر منحصر ہوتی ہے۔ پہلے نظریہ کے کھنڈرات پر ایک نیا نظریہ قائم کیا جاتا ہے۔ پہلے اصول و قواعد کی تباہ شدہ بنیادوں پر نئے اصول و قواعد بنائے جاتے ہیں۔ لیکن زیادہ عرصہ نہیں گذرتا۔ کہ وہ نو تعمیر شدہ عمارت بھی اسی طرح ہوا میں اُڑتی نظر آتی ہے جس طرح تیز آندھی کے سامنے خس و خاشاک۔

نیوٹن اپنے زمانہ کا ایک بہترین سائنسدان اور ماہر علم الہیئت تھا۔ اس نے اڑھائی سو سال قبل جو تھیوریاں قائم کیں۔ آج آئن شٹائن انہیں غلط اور بے بنیاد قرار دے رہا ہے۔ آئن شٹائن زمانہ حاضرہ کا بہترین سائنسدان تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن قدرت کی ستم ظریفی دیکھئے۔ اس کی زندگی میں ہی ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو اس کی قائم کردہ تھیوریوں کو غلط ثابت کر رہے اور دلائل و شواہد کی بناء پر ان کا مضحکہ اڑا رہے ہیں۔ غرض ایک قانون بنتا اور بگڑتا ہے۔ اور ایک تھیوری قائم ہوتی ہے۔ اور معدوم ہو جاتی ہے۔ ایک نظریہ مرتب کیا جاتا ہے۔ اور غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ ایک اصل تعمیر کیا جاتا ہے۔ اور باطل کر دیا جاتا ہے۔ لیکن

بایں ہمہ انسان کا جوشِ تحقیق و تدقیق کم نہیں ہوتا۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مخفی خزائن الارض والسماء کا علم حاصل کرنے کی تڑپ انسانی فطرت میں ودیعت کر دی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انتہائی ناکامیوں اور مایوسیوں کے باوجود انسانی ذہن کے جذبہ تحقیق و تفحص میں نہ صرف کوئی کمی پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ اور زیادہ تیز ہوتا جاتا ہے۔ یہ جذبہ اپنی ذات میں مفید بھی ہے۔ لیکن اس کے نتائج کو مفید بنانا انسان کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ چنانچہ ایجادات کا صحیح استعمال انہیں فائدہ بخش اور غلط استعمال انہیں مضر بنا دیتا ہے۔ لیکن انسان کے ذوقِ علم و نظر اور شوقِ تحقیق کا ایک بہت بڑا معنوی فائدہ ایک اہلِ نظر کے نزدیک یہ ہے کہ انسانی مساعی کو دیکھ کر انسانی عقل و ذہن کی درماندگی اور خدا تعالےٰ کی موجودیتوں کے خزانہ کی وسعت اور اسکی قوتوں اور انعامات کے بحرِ بیکراں کی پہنائیوں کا نقشہ اس کی نظروں کے سامنے کھچ جاتا ہے۔

مثال کے طور پر زمین پر کائناتِ حیات کے آغاز کے متعلق بہت سے فلسفیوں اور ماہرین علم الفلک نے قیاس آرائیاں کی ہیں۔ لیکن وہ ڈھکوسلوں سے زیادہ کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ ہر شخص کا نظریہ دوسرے کے نظریہ کا نقیض اور ہر ایک کی تحقیق دوسرے کی تحقیق کے مخالف ہے۔ آج ہم اسی بحث کو مجملاً یہاں بیان کرتے ہیں۔

کائناتِ ارضی پر مخلوقات کا آغاز بہت قدیم سے ہے۔ لیکن ماہرین طبقات الارض کا اندازہ دس کروڑ سال ہے۔ اور ان کے اس اندازہ کی بناء ظنون اور قیاسات پر ہے۔ زمین بھی جیسا کہ ماہرین اسٹرنومی کہتے ہیں۔ اجرامِ فلکی میں سے ہے۔ اور نظامِ شمسی میں داخل ہے۔ سورج اس نظام کا نقطۂ مرکزی ہے۔ اور باقی تمام ستارے اس کے گرد گھومتے ہیں۔ یہ ستارے سورج سے لاکھوں میل دور ہیں۔ چنانچہ ذیل میں وہ قیاسی فاصلہ دیا جاتا ہے۔ جو ان ستاروں اور سورج کے درمیان بیان کیا جاتا ہے۔

نیپچون ۰۰۰،۰۰،۰۰ ۱۱۵ میل
زحل ۰۰۰،۰۰،۰ ۵۵۵ میل
مشتری ۰۰۰،۰۰،۰ ۱۹۲ ″
مریخ ۰۰۰،۰۰،۰ ۵۶ ″
زمین ۰۰۰،۰۰ ۳۸ ″
زہرہ ۰۰۰،۰۰ ۲۶ میل
عطارد ۰۰۰،۰۰ ۱۴ ″

ماہرین علم الہیئت کے نزدیک یہ تمام اجرام (Planets) اور آفتاب دھاتوں۔ چٹانوں اور گیسوں کے مرکب ہیں۔ آفتاب ان تمام ستاروں سے بڑا ہے۔ اور ایک مرکزی اور مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ زمین کا قطر سورج کے قطر کے مقابلہ میں $\frac{1}{108}$ ہے۔ اور زمین کا حجم اس کے حجم کے مقابلہ میں $\frac{1}{1280000}$ ہے۔ مشتری زمین سے بہت بڑا ہے۔ لیکن اس کا قطر بھی آفتاب کے قطر کا $\frac{1}{15}$ ہے۔ ماہرین علم الفلک نے ستاروں اور سورج کے وزن کا بھی اندازہ لگایا ہے۔ چنانچہ بعض کے نزدیک سورج تمام ستاروں کے مجموعی وزن سے بھی سات سو گنا زیادہ وزنی ہے۔

سورج اور ستاروں کے معرضِ وجود میں آنے کے متعلق جرمنی فلاسفر کانٹ اور فرانسیسی ماہر ریاضی مارکوئی دی لاپلاس کا یہ نظریہ ہے۔ کہ ابتداء میں تمام نظامِ شمسی نہایت گرم گیس کا ایک بہت بڑا ٹکڑا تھا۔ یہ ٹکڑا کسی وجہ سے خود بخود اپنے گرد گھومنے لگا۔ اس کی اس حرکت سے اس کے اردگرد حلقے پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ پھر ان کے مرکز میں کثافت اور انجماد پیدا ہو گیا۔ اس مرکزی کثافت اور انجماد نے رفتہ رفتہ ٹھوس ہو کر آفتاب کی شکل اختیار کر لی۔ پھر گردشی حلقوں کے باعث ان دوسرے حلقوں کے اندر بھی حلقے پیدا ہو گئے۔ اور ان میں بھی کثافت و انجماد کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ غرض اس طرح بتدریج کئی ایک کرّے بن گئے۔ اس وقت یہ تمام کرّے آتشی کرّے تھے۔ لیکن بعد میں ٹھنڈے ہو کر انہوں نے وہ شکل اختیار کر لی۔ جو اس وقت ہے۔ زمین بھی مرکز سے جدا ہونے والے حلقوں میں سے ایک حلقہ تھا۔ پہلے وہ بھی آگ تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہونا شروع ہو گیا۔ اور بالآخر اس کی وہ صورت بن گئی۔ جو ہم دیکھتے ہیں۔ زمین کے معرضِ وجود میں آنے کی کیفیت جو ایک ڈھکوسلہ سے زیادہ کچھ حقیقت نہیں رکھتی یہ ہے۔ اب ذی روح مخلوق کے آغاز کے نظریات بھی سن لیجئے۔

آغازِ حیات کے متعلق ابتداء میں دو نظریے قائم کئے گئے۔ ایک گروہ اس بات کا قائل تھا۔ کہ غیر جاندار چیزوں سے جاندار چیزیں پیدا نہیں ہو سکتیں۔ لیکن دوسرے گروہ کا نظریہ یہ تھا۔ کہ غیر ذی روح چیزوں سے ذی روح چیزیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ مثلاً وہ سمجھتے تھے۔ کہ کیڑے مکوڑے مٹی اور پانی سے پیدا ہوتے ہیں۔ مینڈکوں کے بچے بارش اور زمین کے اتصال سے پیدا ہوتے ہیں۔ مکھیاں اور مچھر گندگی وغیرہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا۔ کہ ایک خاص قسم کے جاندار مردہ پتیوں کے رس سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس بعض محققین علم الحیات نے اعلان کیا۔ کہ اگر ہم پتیوں کے ان سیّال مادوں کو گرم کریں۔ اور ان کا ان جراثیم سے اتصال نہ ہونے دیں۔ جو ہوا میں ہیں۔ تو ان میں سے کبھی کوئی جاندار پیدا نہ ہوں گے۔ چنانچہ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ جاندار ہوا کے جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں۔

اسی طرح بعض ماہرین علم الحیات جمادات سے زندگی کے آغاز کو تصور کرتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ وہ خود بخود معرضِ وجود میں آ گئی۔ بعض کا خیال ہے کہ زندگی ازلی و قدیمی ہے۔ اور زندگی زمین پر اس وقت بھی تھی۔ جبکہ وہ ایک آتشی کرہ تھا۔ القصہ نظریات کا ایک طومار ہے۔ تھیوریوں کا ایک گورکھ دھندا ہے۔ جس سے باہر نکلنے کے لئے کوئی راستہ نہیں۔ اور جو معاملہ کو سلجھانے کی بجائے اور زیادہ الجھا رہی ہیں۔ خود محققین میں اختلاف ہے۔ ایک کے نزدیک دوسرے کی تحقیق بالکل لغو بالکل غلط اور بالکل غیر معقول ہے۔ اور کہنا پڑتا ہے۔ کہ آج سے تیرہ سو برس قبل اس ضمن میں زبانِ حق نے جو یہ کہا۔ کہ یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی۔ دنیا آج بھی اتنا ہی جانتی ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتی۔ اور وما اوتیتم من العلم الا قلیلا کا قانون عقلِ انسانی پر بدستور جاری و متسلط ہے۔

دو مخلص احمدی دوستوں کی وفات

احباب جماعت اور درویشانِ قادیان سے درخواست ہے۔ کہ وہ احباب ذیل کے لئے جنازہ غائبانہ ادا فرماویں:۔

(۱) سید عبد المجید صاحب ریٹائرڈ جج کپور تھلہ ہائیکورٹ جو بعد از ہجرت لاہور میں مقیم تھے۔ مرحوم مخلص اور با عمل احمدی تھے۔ وفات حرکتِ دل بند ہو جانے کی وجہ سے ہوئی۔ ان کے دیگر رشتہ دار قریباً قریباً سب غیر احمدی تھے۔

(۲) ماسٹر عبد العزیز نوشہرہ ککے زئیاں صحابی اور موصی تھے۔ جماعتی اور رفاہِ عام کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ ان کے جنازہ میں صرف تین چار احمدی موجود تھے۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی

(از زکیہ خاتون صاحبہ)

پاکیزہ زندگی کا مفہوم

دوسرے مذاہب میں

سب سے پہلے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ پاکیزہ زندگی کے کیا معنی ہیں؟ مختلف مذاہب نے پاکیزہ زندگی کا جو معیار قائم کیا ہے۔ اس میں اکثر ٹھوکر کھائی ہے۔ مثلاً مسیحیت نے رہبانیت کو پاکیزگی کا اعلےٰ معیار قرار دیا ہے۔ بدھ مذہب اور ہندو مذہب میں بھی دنیا کو ترک کرنا اپنے آپ کو بیجا طور پر دکھ میں ڈالنا عمدہ غذا اور لباس ترک کرنا شادی نہ کرنا وغیرہ پاکیزگی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ سمجھا گیا ہے لیکن عملاً یہ تعلیم کبھی پاکیزگی کا ذریعہ ثابت نہیں ہوئی۔ ترک دنیا کا دعویٰ کرنے والوں کی تو کمی نہیں۔ لیکن درحقیقت دنیا کو چھوڑ دینے والے ہزار میں ایک بھی مشکل سے ہوں گے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ ایک غیر فطرتی تعلیم ہے۔ جو قابلِ عمل نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام جو انسان کی صحیح فطرت کے مطابق ہے کہتا ہے۔ لا رھبانیۃ فی الاسلام (اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔) پھر قرآن کریم میں آتا ہے۔ قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق (کہہ دے کس نے حرام کر دی زینت اللہ کی جو بنائی اس نے اپنے بندوں کی خاطر اور پاکیزہ چیزیں رزق میں سے) یعنی پاکیزگی اس میں نہیں ہے کہ دنیا سے علیحدہ ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ ... کی پیدا کی ہوئی نعمتوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔ اور بلا وجہ دکھ کی زندگی بسر کرو۔ بلکہ پاکیزگی یہ ہے۔ کہ دنیا سے تعلقات بھی رکھو اللہ تعالےٰ کی پیدا کی ہوئی نعمتوں سے فائدہ بھی اٹھاؤ۔ مگر اس میں الجھ کر اپنے خالق و مالک کو بھول نہ جاؤ۔ ہر وقت اور ہر کام میں ... اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کی مرضی کو پیش نظر رکھو۔ جو کچھ کرو خدا کے حکم کے مطابق کرو۔ اپنے جذبات پر قابو رکھو۔ اور مناسب موقع پر ان سے کام لو بے موقع کوئی کام مت کرو۔ اسلام کا اصول ہے۔ کہ وہ تمام طاقتیں جو انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں ان میں سے کوئی بھی بری یا بیکار نہیں ہے ہر طاقت کا مناسب موقع پر استعمال کرنا نیکی ہے۔ اور اسی طرح ہر طاقت کا بے موقع استعمال گناہ ہے۔ ہمیشہ موقع بے موقع صرف نرمی حلم اور عفو سے کام لینا اعلیٰ اخلاق نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح بعض اوقات دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہے بعض دفعہ مجرم کو جرائم پر دلیری ہوتی ہے اس قسم کے بہت سے خطرناک نتیجے پیدا ہوتے ہیں۔ اعلےٰ اخلاق کے معنے یہ ہیں۔ کہ موقع کے مناسب کاروائی کی جائے جہاں معاف کرنا مفید ہو وہاں معاف کیا جائے۔ جہاں سزا دینا فائدہ مند ہو یا معاف کرنے سے دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہو وہاں سزا دینی چاہیئے۔ کیونکہ دوسروں پر ظلم کر کے رحم نہیں کیا جا سکتا اگر حاکم ایک چور کو رحم کر کے معاف کر دیتا ہے۔ تو اس نے رحم نہیں بلکہ ظلم کیا ہے کیونکہ چور کو معاف کرنے سے اس شخص کی حق تلفی ہوتی ہے جس کا مال چوری ہوا تھا۔ غرض کہ اخلاق کی تکمیل اسی وقت ہو سکتی ہے۔ جبکہ محبت رحم حلم عفو۔ غضب انتقام وغیرہ تمام قوتوں کو ضرورت کے مطابق استعمال کیا جائے اسی لئے اسلام نے اخلاق و روحانیت کے حصول کے لئے دنیا کو ترک کرنا نہیں بلکہ دنیا سے تعلق رکھنا ضروری قرار دیا ہے کیونکہ دراصل انسان کا کمال یہی ہے کہ دنیا سے تعلقات رکھنے کے باوجود پاک زندگی بسر کرے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے

رسول کریمؐ کا کامل نمونہ

قرآن شریف نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی خاص طبقہ یا کسی ایک قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام نوع انسانی کے لئے ایک کامل نمونہ کے طور پر پیش کیا۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ یعنی تمہارے لئے رسول اللہؐ کی ذات بہتر نمونہ ہے۔

آپؐ کی ذاتِ کامل ہر قوم اور ہر فرد کے لئے حیات انسانی کے تمام مدارج اور تمام شعبہ ہائے زندگی میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ جس طرح ایک عابد و زاہد کی عبادت اور زہد و تقویٰ کے لئے آپؐ کی زندگی ایک نمونہ ہے۔ اسی طرح ایک صاحب اہل و عیال اپنی معاشرتی زندگی کی درستگی کے لئے ایک کاروباری انسان اپنے معاملات کی اصلاح کے لئے آپؐ کے اسوۂ حسنہ سے فیض حاصل کر سکتا ہے۔ آپ کی حیات طیبہ حاکم و محکوم بادشاہ و رعایا سب کے لئے نمونہ ہے ایک جج اپنی کرسیٔ عدالت پر بیٹھا ہوا اپنے نازک فرائض کی انجام دہی کے لئے ایک جرنیل میدان جنگ کی دشواریوں میں اور ایک سیاستدان معاملاتِ ملکی کی پیچیدگیوں میں آپؐ کے مقدس نمونہ کو شمع راہ بنا سکتا ہے غرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی ایسے حالات پر مشتمل ہے کہ دنیا کی اخلاقی۔ روحانی۔ معاشرتی۔ تمدنی سیاسی۔ اقتصادی۔ اور بین الاقوامی ہر قسم کی ضروریات کے لئے آپؐ کا عملی نمونہ موجود ہے۔ اور یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جو دنیا کے کسی نبی و رسول۔ ہادی و مصلح کی زندگی میں نہیں پائی جاتی۔ وہ کامل و اکمل تعلیم جو قرآن کریم دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اس کا کامل عملی نمونہ ہے

پھر ایک اور خصوصیت آپ کو یہ حاصل ہے۔ کہ آپ کے صحیح حالات پوری تفصیل کے ساتھ موجود ہیں۔ نہ صرف آپ کی زندگی کے اہم واقعات۔ بلکہ روزانہ معمولات کے متعلق جزئی تفصیلات بھی شرح و بسط کے ساتھ محفوظ ہیں۔ اس لئے آپ کی پاک زندگی جس طرح تیرہ سو سال قبل کے لوگوں کے لئے نمونہ تھی آج تیرہ سو سال بعد کے لوگوں کے لئے بھی نمونہ ہے۔

آپؐ کا زمانہ طفولیت

وہ زمانہ جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے برائیوں اور بد اخلاقیوں کی وجہ سے ایک تاریک ترین زمانہ تھا۔ ساری مخلوق اپنے خالق و مالک سے روگرداں ہو کر۔ اور خدائے واحد کو چھوڑ کر بت پرستی اور مخلوق پرستی میں مشغول تھی۔ کہیں چاند سورج اور عناصر کی پرستش ہوتی تھی۔ کہیں اپنا ہاتھوں سے بے جان پتھروں کی مورتیں بنا کر ان کے آگے سرِ عبودیت خم کئے جاتے۔ اور کہیں انسانوں کے بیٹوں کو خدا اور خدا کے بیٹے بنایا جاتا۔ مذاہب تو دنیا میں بہتیرے موجود تھے۔ مگر ان کی حالت اس قدر بگڑ چکی تھی۔ کہ وہ دنیا کی اصلاح کے لئے کوئی اثر نہیں رکھتے تھے۔ اور نوعِ انسانی برائیوں اور بداعمالیوں میں سراپا غرق تھی۔ یوں تو ساری دنیا کی یہی حالت تھی۔ لیکن بالخصوص عرب جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مولد و مسکن تھا۔ اسکی حالت نہایت درجہ خراب تھی جہالت و بت پرستی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ شراب خوری دن رات کا مشغلہ تھا۔ لوٹ مار قتل و غارت گری اور ہر طرح کی برائیوں اور بے حیائیوں کی کثرت تھی۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرتی پاکیزگی نے آپ کو بچپن ہی سے ہر قسم کی ناپاکیوں سے قطعاً پاک رکھا۔

آپ کے انہی پسندیدہ اطوار کی وجہ سے آپ کے دادا عبدالمطلب آپ کو بہت زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ چنانچہ صحنِ کعبہ میں عبدالمطلب فرش بچھا کر بیٹھتے تھے۔ اور کسی کی مجال نہ تھی کہ اس فرش پر ان کے ساتھ بیٹھ سکے۔ خود عبدالمطلب کے اپنے لڑکے بھی ہٹ کر بیٹھتے تھے۔ آپ کے چچا بعض اوقات آپ کو فرش پر بیٹھنے سے روکتے۔ تو عبدالمطلب ان کو روک دیتے کہ تم اسے کچھ نہ کہو آپ کے چچا ابو طالب جو عبدالمطلب کی وفات کے بعد آپ کے کفیل تھے شہادت دیتے ہیں۔

"میں نے نہیں دیکھا آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے یا ہنسی مذاق کرتے ہوئے۔ نہ جاہلیت کے کام کرتے ہوئے۔ اور نہ بازاری لڑکوں کے ساتھ میل جول کرتے ہوئے"۔

بارہ سال کی عمر میں آپؐ نے اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ شام کی طرف سفر کیا شام کے راستہ میں بصرہ ایک جگہ ہے وہاں ایک عیسائی راہب رہتا تھا۔ جس کا نام بحیرا تھا۔ جب یہ قافلہ اس کی خانقاہ کے پاس پہنچا تو اس نے اپنے قیافہ سے آپؐ کو پہچان لیا اور اس سے ابو طالب کو اطلاع دی اور ابو طالب کو نصیحت کی کہ آپؐ کو اہل کتاب کے شر سے محفوظ رکھیں۔ آپؐ میں نیکی اور پاکیزگی کے آثار ایسے نمایاں تھے۔ کہ راہب نے آپؐ کو دیکھتے ہی نبوت کی علامات کو مشاہدہ کر لیا اور وہ سمجھ گیا کہ یہ آثار نبوت کے آثار ہیں اور یہی بچہ دنیا کی اصلاح کے عظیم الشان منصب پر فائز ہونے والا ہے۔ باقی آئندہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جلسے

سیالکوٹ:۔ بعض مقامی حالات کی وجہ سے جلسہ سیرت النبی بجائے ۳۰/۶/۵۳ کے ۵/۷/۵۳ پر ملتوی کیا گیا۔ اور احمدیہ مدرسۃ البنات میں بوقت ۷ تا ۹ بجے صبح زیر صدارت چوہدری محمد تقی صاحب ایڈووکیٹ منعقد ہوا۔ بعد از تلاوت قرآن کریم و نعت سید المرسلین صلعم جناب شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ نے آنحضرت صلعم کی سیرت پاک کے ایک پہلو پر تقریر فرمائی۔

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے جو مرکز سے کسی کام کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے کامل ایک گھنٹہ تک آنحضرت صلعم کی سیرت پاک کے مختلف پہلوؤں پر نہایت موثر انداز میں روشنی ڈالی مثلاً دشمنوں سے حسن سلوک۔ مظلوموں کی امداد۔ حدود الٰہیہ کی نگہداشت۔ دنیا سے بے رغبتی وغیرہ۔ آپ کی تقریر دلپذیر سے سامعین بے حد متاثر ہوئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت کا تذکرہ جو آپؑ نے اپنی تصنیفات میں اپنے آقائے نامدار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا۔ آپؑ ہی کے الفاظ میں بیان کیا بالآخر صاحب صدر نے مختصراً لیکن موثر الفاظ میں اس جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اور آنحضرت کے اسوۂ حسنہ سے عملاً مستفید ہونے کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ میں حاضرین کی تعداد بلحاظ مقام اور موجودہ وقت کے اطمینان بخش تھی۔ اور بفضلہ تعالیٰ بعد از دعا بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (قاضی علی محمد خطیب جامع مسجد احمدیہ شہر سیالکوٹ)

نواب شاہ سندھ:۔ جلسہ سیرت النبی مورخہ ۵/۷/۵۳ بروز اتوار منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرمی عثمان عمر صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چند واقعات بیان کئے۔ مکرمی سید محمود میاں صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیم پر تقریر کی۔ آخر میں مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور صحابہ پر اس کا اثر پر تقریر فرمائی۔

(خاکسار سیکرٹری تبلیغ محمد اسحاق نواب شاہ سندھ)

تحریک جدید کے دور اول کے احباب

تحریک جدید کے دفتر اول کے احباب سے درخواست ہے۔ کہ اگر وہ اپنا گذشتہ حساب دریافت کرنا چاہیں۔ تو یہ وضاحت فرما دیا کریں۔ کہ انہوں نے دسویں سال کا چندہ کہاں سے ادا کیا تھا۔ اس حوالہ سے ان کا دس سالہ حساب ایک ہی جگہ یعنی دسویں سال میں مل جائیگا۔ اس کے بعد جہاں جہاں سے وعدہ کیا ہے اسکی تصریح کرنے سے ہر ایک سال کے رجسٹروں سے حساب بنایا جاتا ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ایسی تصریح کر دیں۔ تا ان کو جلد حساب بھیجا جا سکے۔

بعض احباب بقایا کے مطالبہ پر لکھ دیتے ہیں۔ کہ ہم تو انیس سال ادا کر چکے ہیں مگر ایسے دوستوں کو چاہیئے جس سال کی رقم بقایا ہے۔ اس کے ادا کرنے کا حوالہ دیں کہ دفتر محاسب ربوہ کی رسید نمبر و تاریخ فلاں کے ماتحت داخل کیا گیا ہے۔ اگر ان کے پاس ثبوت نہ ہو۔ تو وہ اب ادا کریں۔ مقامی رسید کا حوالہ کافی نہیں۔ کیونکہ اس حوالہ سے مرکزی دفتر پڑتال نہیں کر سکتے۔

ہر ایک جماعت کے سیکرٹری مال کو چاہیئے۔ کہ وہ تحریک جدید کا چندہ ارسال کرتے ہوئے اسم وار تفصیل معہ دفتر اول اور دفتر دوم کے تخصیص کر دیا کریں۔ تا حساب درست رہے

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت:۔ احباب کو یہ سن کر صدمہ ہوگا۔ کہ برادرم مکرم ہادی علی خان صاحب ابن حضرت خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحبؓ بروز اتوار مورخہ ۵/۷/۵۳ مانسہرہ کیمپ جہاں وہ ملازم تھے دل کی حرکت بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے۔ احباب مرحوم موصوف کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرما کر احسان فرمائیں نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جملہ پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ اور سب کو صبر جمیل عطا فرما کر نیک و صالح بنائے۔ (خاکسار غلام محمد اختر پرسنل آفیسر ریلوے لاہور)

مسجد مبارک ربوہ کی تکمیل ابھی باقی ہے

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ مرکز سلسلہ ربوہ میں سب سے پہلی جس پختہ عمارت کی بنیاد رکھی گئی۔ وہ خانہ خدا "مسجد مبارک" تھی۔ اس مبارک تقریب میں شمولیت کا فخر حاصل کرنے کے لئے اہالیان ربوہ کے علاوہ بیرونی اور قریبی جماعتوں کے مخلصین بھی تشریف لائے ہوئے تھے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ مسجد مبارک کا سنگ بنیاد نصب فرمایا۔ اور ازاں بعد جماعت کو خطاب فرماتے ہوئے تعمیر مسجد مبارک کے چندہ کی تحریک فرمائی۔ بعض مخلصین جماعت نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسی وقت نقد ادائیگی کر دی اور بعض نے اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے وعدے لکھوا دیئے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس چندہ کی ادائیگی کے لئے جو میعاد مقرر فرمائی تھی۔ احباب جماعت نے نہ صرف اس میعاد کے اندر مطلوبہ رقم پوری کر دی۔ بلکہ اس کے بعد بھی رقمیں مسلسل بھجواتے رہے۔ جن کی آخری میزان ماشاء اللہ مطالبہ سے کافی زیادہ ہو گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

احباب کو اس بات کا بھی علم ہوگا۔ کہ مسجد کی تعمیر کیلئے خرچ کا جو اندازہ کیا گیا تھا اصل خرچ اس سے بہت زیادہ ہوا۔ بہرحال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک فراخ اور خوبصورت مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ مگر ابھی اس کی تکمیل باقی ہے۔ وضو کرنے کیلئے کوئی جگہ نہیں۔ علاوہ ازیں روشنی کا بھی کوئی مستقل انتظام نہیں ہے۔ چونکہ ربوہ میں عنقریب بجلی آ رہی ہے۔ اسلئے مسجد میں روشنی کا متعلقہ سامان سقفی پنکھے اور ان کیلئے وائرنگ بھی کرائی جانی ہے۔ ان اشیاء کی خرید اور تیاری کیلئے بیس ایک ہزار روپیہ کے خرچ کا اندازہ ہے۔ میں اس تحریر کے ذریعہ جماعتوں کے عہدہ داران اور ذی اثر احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے پورا پورا تعاون فرما کر عنداللہ مشکور و عنداللہ ماجور ہوں۔ کوشش کی جائے۔ کہ جماعت کے مخلصین اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں خصوصاً ایسے احباب کیلئے نادر موقعہ ہے جو قبل ازیں اس چندہ میں کسی وجہ سے حصہ نہیں لے سکے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من بنی للّٰہ مسجداً بنی اللّٰہ لہ بیتاً فی الجنۃ۔ جس شخص نے دنیا میں مسجد تعمیر کی۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائیگا۔ یہ کیسا سستا سودا ہے۔ مومن ہر وقت نیکی حاصل کرنے کی تلاش میں رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے ایسے مواقع بہم پہنچاتا رہتا ہے۔ مبارک ہے وہ جو ان سے فائدہ اٹھائے۔ اور اپنے آخرت کے گھر کیلئے یہیں سے تیاری شروع کر دے۔ عہدہ داران جماعت اس بات کو نوٹ فرمائیں۔ کہ وعدہ جات کی فہرستیں دفتر بیت المال اور نقدی محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال ہوں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

پاسپورٹ کانفرنس کے توثیق شدہ فیصلوں کا اعلان کردیا گیا

کراچی ۱۰ رجولائی: نئی دہلی میں ۲۸ رجنوری سے یکم فروری ۱۹۵۲ء تک جو کانفرنس بھارت و پاکستان کے درمیان پاسپورٹ کے سلسلے میں منعقد ہوئی تھی اس کے فیصلوں کی توثیق دونوں حکومتوں نے کردی ہے۔ دونوں حکومتیں فوری طور پر ان پر عمل شروع کریں گی وہ فیصلے یہ ہیں:-

پاکستان میں بھارت سے اور بھارت میں پاکستان سے گھرے ہوئے علاقوں میں رہنے والوں کو دوحو راستوں پہ ہے اے کلاس ویزا دیا جائے گا جس کے تحت ہر شخص متعدد بار سفر کرسکتا ہے اور دیئے ہوئے راستوں سے لاتعداد مرتبہ گذر سکتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ چیک پوسٹ کے مقام ہی سے اس کے لئے راستہ مقرر کیا جائے۔ اے کلاس ویزا والے کو دوسرا ویزا ابھی مل سکتا ہے جو قانون کے تحت ہو۔ ایک ملک سے جاکر واپس آنے کے لئے دوسرے سفر کا ویزا بھی دیا جائے گا جس پر بارہ ماہ بعد نظرثانی کی جائے گی۔

خشکی کے راستے اور بند اضلاع:- (۱) کسی ملک کا کوئی ضلع دوسرے ملک کے آدمیوں پر بند نہیں رہے گا۔ بھارت اور پاکستان کے تمام مقامات کے لئے ویزا کی درخواستوں پر غور کیا جائے گا (ب) واگہ۔ اٹاری اور گنڈا سنگھ حسینی والہ کے راستے دونوں پنجاب کے درمیان عوام کے لئے کھول دیئے جائیں گے (ج) ویزا میں سیاحت کا ویزا بھی شامل ہوگا۔ (د) اکھوڑہ (مشرقی بنگال) اور اگرتلہ (تری پورہ) کے درمیان سامان کی آمد و رفت میں سہولت دی جائے گی۔ اس سلسلے میں حکومت تری پورہ اور حکومت مشرقی بنگال پہلے ہی کچھ اقدام کرچکی ہیں (س) حکومت پاکستان اور بھارت مغربی پاکستان اور بھارت کے درمیان ریل جاری کرنے کے امکان پر غور کررہی ہیں۔ اب دونوں حکومتوں کے محکمہ ریل اس سلسلے میں مزید گفت و شنید کرینگے

اے کلاس ویزا سرحدی باجی گیروں کو بھی اے کلاس ویزا دیا جائے گا۔

بی کلاس ویزا اس قریبی عزیز بی کلاس ویزا حاصل کرسکیں گے جن کی تفصیل یہ ہے (ا) ساس اور سسر (ب) سالے بہنوئی و سالی نند وغیرہ (ج) داماد بہو وغیرہ (د) چچا چچی حقیقی (س) بھتیجے اور بھتیجی بھانجے۔

صوبائی اور مرکزی وزراء (۱) جب صوبائی و مرکزی وزراء دوسرے ملک میں سفر کریں گے خواہ سرکاری دورے پر یا غیر سرکاری دورے پر تو انہیں ڈی کلاس (سرکاری) ویزا دیا جائے گا۔ پرائیویٹ دوروں پر حسب معمول ویزا فیس لی جائے گی (ب) چیف کمشنروں اور ان کے خاندانوں۔ گورنروں (راج پرمکھوں) اور ان کے خاندانوں جیسی سہولت دی جائے گی۔ ایک ملک کے باشندے جب دوسرے ملک میں اقوام متحدہ کے اجلاس میں شرکت کے لئے جائیں تو انہیں حسب معمول ڈی کلاس (سرکاری) ویزا دیا جائے گا۔

تاجر اسے سمجھا جائے گا۔ جو دوسرے ملک میں ترقی تجارت اور بیوپار کی خاطر جانے کی معقول وضاحت کرسکے۔ ایسے شخص کو ای کلاس ویزا دیا جائیگا۔ تاجر یا بیوپاری کو بتانا پڑیگا کہ وہ اپنے کاروبار کے لئے کس کس مقام پر جانا چاہتا ہے۔

دوسرے ملک میں روزی کمانے والے افراد

(۱) افراد کے مندرجہ ذیل طبقے جو دوسرے ملک میں کام کررہے ہیں۔ انہیں الف کلاس ویزا دیا جائے گا۔ (۱) گھریلو ملازمین (۲) مشرقی بنگال مغربی بنگال آسام اور تری پورہ میں غیر منقولہ جائداد کے مالکان کے ملازمین (۳) مندرجہ ذیل خود مختار تجارت اور پیشوں کے ذریعہ روزی کمانے والے افراد یا وہ لوگ جو لمیٹڈ کمپنیوں یا دیگر فرموں کے علاوہ دوسری جگہ ملازم ہیں۔ (ب) الف کلاس ویزا ان مزدوروں کو بھی دیا جائیگا جو موسمی حالات کے پیش نظر دوسرے ملک میں ملازمت کی تلاش میں جائیں گے۔ ایسے ویزا ایک یا زیادہ اضلاع کے ۶ ماہ سے ایک سال تک کیلئے جاری کئے جائینگے

(۴) (۱) دونوں ملکوں کے چیک پوسٹوں سے سامان ڈھوکر گذرنے والے قلی پاسپورٹ اور ویزا سے مستثنیٰ قرار دیئے جائیں گے۔ ان کی بجائے دونوں طرف کے قلیوں کو برابر تعداد میں دونوں چیک پوسٹوں سے تحریری اجازت ملے گی۔ یہ دونوں کسٹم چیک پوسٹوں کے درمیان صرف سامان لے جانے کیلئے ہوگی (ب) جہاں تک ممکن ہوگا مشرقی بنگال و بھارت کی سرحد پر سامان کی آمد و رفت جو ایک طرف کی گاڑی سے دوسری طرف کی گاڑی تک ہوگی اس کے لئے موزوں مقامات کا تعین مقامی طور پر طے کرنے کے بعد کیا جائیگا۔

محکمہ فوج کے افراد:- مندرجہ ذیل افراد کیلئے وزارت دفاع کی اجازت ضروری نہیں ہوگی (۱) ۱۸ سال سے کم عمر کے بچے ان لوگوں کے جو فوج میں ہوں یا فوجی محکمے کے سول ملازمین کے ہوں اس محکمے میں ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ بھی شامل ہے (۲) سول ایوی ایشن محکمے کے ملازمین اور ان کے کنبے (۳) ڈیفنس سروس کے درجہ IV کے ملازمین جس میں ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ بھی شامل ہے۔ درجہ چہارم کے ملازمین کو اس سلسلہ میں جو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ وہ صرف ایک سال کیلئے ہے۔ اور ایک تجرباتی طریقہ کے طور پر ہے۔ (ب) دفاعی محکمہ کے افراد کیلئے ضروری طور پر جانے کے لئے جو درخواستیں بذریعہ تار بھیجی جائیں گی ان میں کم از کم مندرجہ ذیل تفصیلات ہونی چاہئیں (۱) نام اور رینک (۲) روانگی کا مقصد (۳) ٹھہرنے کی مدت (۴) جن جگہوں پر جانے کیلئے خواہش ہو ان کے نام (۵) جس ملک جانا ہے وہاں کا پتہ

ان کا معاملہ جلدی طے کردیا جائیگا۔ اور فیصلے سے بھیجنے والے حکام اور متعلقہ مشن کو بذریعہ تار مطلع کیا جائیگا

منقسم خاندان:- مندرجہ ذیل قسم کے خاندانوں کے دوبارہ ملنے کیلئے سہولت فراہم کرنے کے سوال پر غور کیا جائیگا (الف) خاندان کا سربراہ کسی ملک میں ہے۔ اور اس کی بیوی یا اس کے کمسن بچے دوسرے ملک میں ہیں تو (ب) خاندان کے سربراہ کا انتقال ہوچکا ہو۔ یا طلاق ہوچکی ہو اور ایسی صورت میں بیوی اور کمسن بچوں کو اس ملک میں پالنے والا کوئی نہ ہو تو دونوں حکومتیں ایسے منقسم خاندانوں کو ایک دوسرے سے ملانے کیلئے سہولتیں دینے کو تیار ہیں۔ جیسے بھی اس سلسلہ میں طریقہ کار تیار ہوجائیگا۔

ایسے افراد کیلئے سہولتیں جن کی ضروریات موجودہ سہولتوں سے پوری نہیں ہوسکی ہے

اگر ویزا کا دفتر اس بات پر مطمئن ہے کہ کسی شخص کو ایک سے زیادہ سفر کا ضرورت ہے۔ اور درخواست پر کئی سفر کرنے کے اختیار کا ویزا نہیں ہے۔ تو ویزا کا دفتر ایسے شخص کے "دوسری کیٹگری" کے ویزا کو جو صرف ایک سفر کیلئے ہوتا ہے کئی دفعہ سفر کرنے کا ویزا بنا سکتا ہے۔ یا اس ویزا کو غیر متعین دفعہ سفر کرنے کے لئے جاری کرسکتا ہے۔

ایک سے زیادہ مقامات پر جانے کی اجازت

ایک سے زیادہ مقامات پر جانے کی اجازت دینے میں زیادہ رعایت برتی جائیگی۔

اختیارات کی تفویض:- بھارت اور پاکستان کے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو مندرجہ ذیل اختیارات حاصل ہوں گے:-

(الف) مدت قیام میں توسیع۔ ۳۰ دن کی مدت کے لئے (ب) ویزا میں مقرر کئے ہوئے مقامات کے علاوہ اپنے حلقہ اختیارات کے دیگر مقامات میں جانے کی اجازت دینا۔

خصوصی ہنگامی انتظامات (الف) بہت زیادہ ضروری درخواستوں کا فیصلہ کرنے کیلئے بھارت اور ڈھاکہ کے ویزا کے دفتر میں ایک خاص سیکشن کھولا جائیگا۔ اس سیکشن کا کام درخواست حاصل ہونے کے ۲۴ گھنٹے کے اندر ویزا جاری کرنا ہوگا۔ (ب) ویزا کے افسران اپنے اختیار پر اس سلسلے میں مندرجہ ذیل اسباب کو ضروری درخواست دینے کیلئے معقول اسباب سمجھ سکتے ہیں۔ (۱) کسی عزیز کی سنگین علالت جس کی خبر گذشتہ ۵ روز کے اندر آئی ہو۔ (۲) کسی عدالت میں پیش ہونے کے لئے یا سرکاری حکام کے سامنے پیش ہونے کیلئے جس کا سمن یا اطلاع گذشتہ ۵ دن کے اندر موصول ہوئی ہو (باقی پھر)

ولادت

خدا تعالیٰ نے مجھے ایک لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور برکت والا بنائے (شیخ رحمت اللہ معرفت مسلم جنرل سٹور صدر بازار اوکاڑہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۸ [illegible] بروز اتوار اللہ رکھا صاحب ولد چوہدری شاہنواز صاحب سکنہ فشترہ آباد المشہور غازی پور کا نکاح سکینہ بی بی صاحبہ دختر چوہدری علی محمد صاحب سکنہ چہر منڈہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار پانچ سو روپیہ حق مہر خاکسار محمد نصیر احمد امیر جماعت احمدیہ حلقہ امارت کھیوہ باجوہ نے پڑھا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے

(محمد نصیر احمد امیر جماعت احمدیہ کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ)

سیدنا حضرت امیر المومنین [illegible] کی سختی تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہوجاؤ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے" یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تاکیدی حکم ہے۔ ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیمیافتہ لوگوں اور لائبریریوں کے پتے روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

پاسپورٹ (بقیہ صفحہ ۷)

اور جس پر قابو پانا درخواست دینے والے کے اختیار میں نہ ہو۔ جو ڈائرکٹروں کے جلسہ میں شرکت وغیرہ کا کوئی اور سبب جو خصوصی سیکشن معقول سمجھے۔

(د) بھارت اور پاکستان کے دوسرے ویزا دفتروں میں بھی ہنگامی اور ضروری درخواستوں کو لینے کا انتظام کیا جائیگا۔ جہاں تک ایسا کرنا ممکن ہوگا۔

ویزا اجاری کرنے میں عجلت

(الف) دونوں حکومتیں اس بات پر رضامند ہیں۔ کہ ویزا جاری کرنے میں بہت جلدی کی جائے۔

(ب) ویزا کی منظوری کے لئے درخواست دینے والے کی حاضری ضروری نہیں ہوگی۔

(س) (۱×) سی اور ڈی اور ٹرانزٹ ویزا جاری کرنے کے لئے دفتر کو زیادہ سے زیادہ سات دن دیئے جائیں گے۔ جن میں چھٹی کے دن شمار نہیں ہوں گے۔ اور دوسرے ویزا کے لئے درخواست پہنچنے کی تاریخ کے بعد سے چودہ دن دیئے جائیں گے۔ جن میں چھٹی کا دن شمار نہیں ہوگا۔

(۱۱) خود درخواست کرنے والوں کو مقررہ مدت کے اندر کسی پہلے سے طے کردہ تاریخ پر دوبارہ بلایا جائے گا۔

(۱۱۱) اوپر جو مدت مقرر کی گئی ہے۔ اس کے اندر درخواست گذار کو یا تو یہ بتا دیا جائیگا۔ کہ اس کو ویزا نہیں دیا جائیگا۔ یا اسے ویزا دے دیا جائیگا۔ (۱۱۱۱) اگر کسی درخواست کو ویزا کا دفتر اپنے ملک کے حکام کے پاس بھیجنا ضروری سمجھتا ہے۔ تو ایسی حالت میں وہ درخواست دینے والے کو مقررہ مدت میں اطلاع دے دیگا۔ اور اسے دفتر آنے کے لئے آئندہ تاریخ سے بھی مطلع کر دے گا۔ (۷) اگر کسی خاص حالت میں مقررہ مدت کے اندر ویزا جاری نہیں کیا جا سکا۔ تو ویزا کا دفتر درخواست دینے والے کو جلد از جلد اس تاخیر سے مطلع کرے گا۔ اور اسے دوسری یقینی تاریخ دیگا۔ دونوں حکومتیں بہرحال ایسی حالت کے پیدا ہونے کو ہر ممکن طریقہ سے روکیں گی۔

فارموں پر ناقص اندراجات

اگر درخواست دینے والے نے فارم بھرنے میں کچھ معمولی غلطیاں کر دی ہیں۔ اور جن کو ویزا کا دفتر خود درست کر سکتا ہے۔ یا درخواست دینے والا اس وقت دفتر میں موجود ہے۔ یا آسانی سے بلایا جا سکتا ہے۔ تو اس کی درخواست کو ایسی معمولی غلطی پر مسترد نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اسے مناسب طور پر درست کر لینا چاہیئے۔

فارموں میں یکسانیت۔ جہاں تک ممکن ہوگا۔ دونوں ملک فارموں میں یکسانیت رکھنے کی کوشش کریں گے۔

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

خود ہماری جماعت کے نوجوانوں کی تنظیم "خدام الاحمدیہ" کے جو مختلف فرائض ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑا فرض حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے "تعلیم ناخواندگان" قرار دیا ہے۔ اور ہمارے ذاتی علم کے مطابق خدام الاحمدیہ کا شعبۂ تعلیم اور اسی طرح احمدی خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ اپنے اپنے حلقہ میں ممکن حد تک اپنی اپنی ممبروں پر تعلیم بالغان کا انتظام کر رہی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اس کے نتائج خوشکن ہیں۔ گو اس میں ابھی مزید بیچاس گنا اور زیادہ محنت اور ترقی کی گنجائش ہے۔ لیکن پھر بھی ہم موجودہ کوشش کو بھی سراہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اگر یہی انتظام وسیع ہوتا جائے۔ تو ہمیں امید ہے۔ کہ ملک کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف ایک صحیح اور نتیجہ خیز قدم ہوگا۔ بلکہ ہم اپنے دوستوں سے جو خدام الاحمدیہ کے رکن ہیں۔ اور اپنی بہنوں سے جو لجنہ اماء اللہ کی تنظیم میں شامل ہیں۔ پرزور گذارش کریں گے۔ کہ وہ ایسے نیک اور مفید کام کے لئے اپنی کوششوں اور اپنے حلقوں کو وسیع تر کرتے جائیں۔ اور نہ صرف اپنے ماحول کے لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچایا جائے۔ بلکہ ذرا آگے بڑھ کر دوسرے بھائیوں کے سامنے بھی یہ خوانِ نعمت چنا جائے۔

بے شک اس کام کی وسعت کے لحاظ سے ہماری تعداد بہت تھوڑی ہے۔ لیکن ہمیں ہزاروں ہی خواہانِ ملک وقوم سے امید ہے۔ کہ اگر انہیں کہا جائے تو وہ ہمارے ساتھ مل کر اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں۔ اور نہایت آسانی سے یہ انتظام ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ایک خواندہ دوست کے ذریعہ ایک ایک ناخواندہ دوست کو یا حسب ایثار و توفیق دو دو تین تین دوستوں کو پڑھانے سے ملک کے ہزاروں افراد کو ضروری تعلیم سے بہرہ ور کیا جا سکے۔

اس جگہ ہم اپنے مقصد کی وضاحت کے لئے اس رائے کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے نزدیک ابھی صرف یہی مناسب ہے۔ کہ ایک ایک خواندہ دوست ایک ایک یا دو دو ناخواندگان کو باقاعدہ تنظیم کے ماتحت پڑھانا شروع کریں۔ اور اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے۔ اور اگر غیر معمولی طور پر حالات اس کے حق میں ہوں تو بہتر ورنہ اس کے لئے باقاعدہ ✻

✻ مدارس نہ کھولے جائیں۔ اس لئے کہ اگر ہم چھوٹے پیمانے پر کام شروع کریں۔ اور باقاعدگی اور استقلال سے اسے نبھاتے چلے جائیں۔ تو اس کے معمولی سے نتائج بھی ہمارے لئے حوصلہ افزا اور خوشکن ہوں گے۔ اور ہمیں کوئی خاص مشکلات کا سامنا بھی نہ کرنا ہوگا۔ لیکن اگر ہم مدرسوں وغیرہ کے کھولنے کی کوشش کریں۔ تو بہت ممکن ہے۔ کہ محدود ذرائع کی بناء پر ہماری مشکلات بڑھ جائیں۔ یا حسب توقع نتائج نہ نکلنے سے ہماری ہمتیں جواب دینا شروع کر دیں۔ اور ہمیں باقی کام بھی ادھورا اور نامکمل ہی چھوڑنا پڑے۔

پاکستان کو ری پبلک بنانے کے سوال پر مسلم لیگ پارٹی اپنے آئندہ اجلاس میں غور کریگی

وزیراعظم مسٹر محمد علی کا اعلان

کراچی ۹ر جولائی۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کل اپنی پریس کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ پاکستان کو ری پبلک بنانے کے سوال پر مسلم لیگ اسمبلی پارٹی اپنے آئندہ جلسے میں غور کریگی۔ انہوں نے بتایا کہ ابھی تک دستور ساز اسمبلی کا جلسہ طلب کرنے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ دستوری مسائل پر پاکستان کے وزرائے اعلیٰ کی اس کانفرنس میں بھی غور کیا جائے گا۔ جو ۱۸ر جولائی کو کراچی میں منعقد ہوگی۔ وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ پاکستان کا آئین اسلامی سوشلزم جمہوریت اور انصاف کے اصولوں پر بنایا جائیگا۔ وزیراعظم نے واضح الفاظ میں کہا۔ کہ پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہوگا۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں نے کبھی سیکولر جمہوریہ کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ لیکن ہم پاکستان میں ملائیت کا اقتدار قائم نہیں کریں گے۔ کیونکہ اسلام ملائیت کو تسلیم نہیں کرتا۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ قانون ساز اسمبلی میں ایسا کوئی شخص نہیں بیٹھ سکتا جسے عوام نے براہ راست منتخب نہ کیا ہو۔ وزیراعظم نے کہا۔ کہ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے ساتھ ان کی حالیہ بات چیت کے بعد دونوں ملکوں کے تمام تنازعات طے ہونے کے بہتر مواقع پیدا ہو گئے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ کراچی کانفرنس میں اب ہم حقائق کا سامنا کریں گے۔ اگر کراچی میں گفت وشنید مکمل نہیں ہوئی تو وہ دہلی جائیں گے۔ انہوں نے کہا۔ مجھے شبہ ہے کہ دو روز میں گفت وشنید مکمل نہیں ہو سکے گی۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ لندن کی گفت وشنید کے دوران میں بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے خان عبدالغفار خاں کی رہائی کا تذکرہ کیا تھا۔ مگر اس پر کوئی بحث نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے ابھی تک اس پر کوئی فیصلہ بھی نہیں کیا۔ وزیر اعظم نے یہ بھی بتایا۔ کہ انہوں نے لندن میں پنڈت نہرو سے بات چیت کے دوران میں حیدر آباد دکن کے رضاکار لیڈر سید قاسم رضوی کی رہائی کا سوال نہیں اٹھایا۔ اگر ہوا۔ تو کراچی میں نہرو سے بات چیت کے درمیان یہ سوال اٹھایا جائیگا۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ وہ غالباً پنڈت نہرو کے ساتھ منظور شدہ اور غیر منظور شدہ علاقوں کے پناہ گزینوں کی تخصیص کو ختم کرنے کے سوال پر بھی گفت وشنید کریں گے۔ لیگ کی صدارت کے سوال پر وزیر اعظم نے کہا۔ کہ وہ اپنے نظریات پر اب بھی قائم ہیں۔ لیکن لوگوں نے اس سلسلے میں کچھ دلائل اور تجاویز پیش کئے ہیں مگر میں ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کر سکا۔ وزیر اعظم نے ان افواہوں کی تردید کی۔ کہ وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے کابینہ کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

مجلس احرار اور مجلس عمل کے لیڈروں کو عدالت میں پیش کرنے کا حکم

لاہور ۹ر جولائی۔ فسادات پنجاب کی تحقیقات کرنے والی عدالت نے آج حکومت پاکستان سے کہا ہے۔ کہ وہ مجلس احرار اسلام (جو اب غیر قانونی جماعت ہے) یا مجلس عمل کے دس ممبروں کو عدالت میں حاضر کریں۔ تاکہ مناسب طریقے سے تحقیقات کا کام مکمل ہو سکے۔ یہ دس افراد مختلف صوبوں میں نظر بند ہیں۔ تحقیقاتی عدالت نے مسٹر مظہر علی اظہر کو حکم دیا ہے۔ کہ جیسے یہ نظر بند لاہور پہنچیں۔ وہ ان سے ملاقات کریں۔ اور عدالت کو بتائیں۔ کہ وہ تحریری

مغربی پاکستان میں شدید گرمی

کراچی ۹ر جولائی گذشتہ پانچ چھ روز سے صوبہ سرحد کے قبائلی علاقہ پنجاب کے جنوبی اضلاع اور بلوچستان کے شمالی علاقہ میں شدید گرمی پڑ رہی ہے۔ گرمی کی لہر سے متاثر علاقوں سے بھاری جانی نقصان کی اطلاعات ملی ہیں۔ صرف پشاور ضلع میں گذشتہ ہفتے غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق نو سو افراد ہلاک ہو گئے۔ ضلع پشاور کے مختلف پولیس سٹیشنوں کا کہنا ہے۔ کہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد ساڑھے چھ سو ہے۔